فضیلت اور ذمہ داری: سورۂ بقرہ سے ایک سبق

نعمت، ذاتی استحقاق نہیں ہے

انسانی معاشرے اکثر "نعمت" اور "استحقاق" (Entitlement) کے درمیان فرق کرنے میں غلطی کر جاتے ہیں۔ جب کوئی شخص دولت، علمی قابلیت اور قائدانہ صلاحیتوں کے ساتھ آنکھ کھولتا ہے، تو وہ یہ فرض کر لیتا ہے کہ یہ نعمتیں اس کا پیدائشی حق ہیں۔ تاہم، قرآن پاک—سورۂ بقرہ (آیت 40)—میں ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یہ نعمتیں درحقیقت اللہ کی امانتیں ہیں جو ذمہ داریوں کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔

بنی اسرائیل کو بے پناہ نعمتوں سے نوازا گیا: انبیاء کا سلسلہ، آسمانی کتاب کا نزول اور اقوامِ عالم میں قیادت۔ لیکن یہ نعمتیں فخر کرنے کے لیے کوئی ٹرافیاں نہیں تھیں؛ بلکہ یہ احتساب اور جوابدہی کی پابندیاں تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان واضح ہے: "میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر کی اور میرا عہد پورا کرو، میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔" پیغام سادہ ہے: ہر نعمت اپنے ساتھ ذمہ داری لاتی ہے۔

ذمہ داری میں خیانت

بجائے اس کے کہ بنی اسرائیل، آخری رسول ﷺ اور قرآن کو سب سے پہلے قبول کرتے، وہ انکار میں پیش پیش ہو گئے۔ انہوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کی، سچ کو چھپایا اور دینی علم کو دنیاوی فوائد کے لیے استعمال کیا۔ اس سے بھی بدتر یہ کہ وہ دوسروں کو تو نیکی کا درس دیتے تھے لیکن خود اس پر عمل کرنے سے غافل تھے۔ اس منافقت نے ان کی ساکھ کو مجروح کیا اور ان کے مذہبی دعووں کو کھوکھلا کر دیا۔

یہ تنبیہ ہر دور کے لیے ہے: جب حق واضح ہو جائے تو اسے چھپانا یا اس میں جھوٹ کی ملاوٹ کرنا اللہ کی ناراضگی کو دعوت دیتا ہے۔ اخلاص کے بغیر قیادت تکبر بن جاتی ہے، اور عمل کے بغیر علم محض منافقت رہ جاتا ہے۔

اصلاح کا راستہ

قرآن یہ رہنمائی فراہم کرتا ہے کہ انسان اپنی ذمہ داری سے دوبارہ کیسے جُڑ سکتا ہے:

- قرآن پر ایمان لاؤ جو پچھلی آسمانی کتابوں کا تسلسل ہے۔
- الہامی ہدایت کو معمولی اور عارضی دنیاوی فائدے کے عوض مت بیچو۔
- حق اور باطل کو آپس میں خلط ملط نہ کرو۔
- نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور عاجزی کرنے والوں کے ساتھ (رکوع میں) جھک جاؤ۔
- اپنی انا اور معاشرتی دباؤ پر قابو پانے کے لیے صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔

آج کے دور کے لیے سبق

یہ پیغام صرف بنی اسرائیل کے لیے نہیں ہے۔ مسلمان بھی اس خطرے سے دوچار ہیں کہ وہ اللہ کی نعمت کو اپنا پیدائشی حق سمجھ بیٹھیں۔ اسلام میں پیدا ہونا یا دینی علم رکھنا ہمیں ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کرتا—بلکہ یہ ہماری ذمہ داری کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ اگر ہم مذہب کو محض "شناخت کا ایک لیبل" بنا لیں، عمل کے بغیر تبلیغ کریں، یا ذاتی مفاد کے لیے احکامات میں ہیر پھیر کریں، تو ہم بھی انہی غلطیوں کے جال میں جا پھنسیں گے۔

نعمتیں—خواہ وہ دولت ہو، اقتدار ہو یا ایمان—عزت کی ضمانت نہیں ہیں۔ یہ ذمہ داری کا امتحان ہیں۔ قرآن کی یاد دہانی بالکل واضح اور دو ٹوک ہے: عزت صرف ان لوگوں کا مقدر ہے جو اپنی نعمتوں اور امانتوں کا حق ادا کرتے ہیں۔